ملفوظاتِ

حضرت خواجہ خواجگان

خواجہ شاہ محمد اللہ بخش تونسوی رحمۃ اللہ علیہ

(موسوم بہ)

غذاء المحبین شریف

جامع الملفوظات

حافظ نور محمد مکھڈی

مترجم

مولوی محمد عبد الغفور سلیمانی

مرتب و ناشر

محمد عبد الغفور سلیمانی

نام کتاب .... **غذاء المحبین شریف**

ملفوظات .... حضرت خواجہ شاہ محمد اللہ بخش تونسوی علیہ الرحمۃ

جامع .... حافظ نور محمد مکھڈی

مترجم .... مولوی محمد عبد الغفور سلیمانی

مرتب وناشر .... مولوی محمد عبد الغفور سلیمانی

تصحیح ونظر ثانی .... محمد ناصر خان چشتی (فاضل دار العلوم نعیمیہ، کراچی)
mnkchishiti@gmail.com - 0300-2080345

اشاعتِ اوّل .... رجب المرجب ۱۴۳۴ھ/ جون ۲۰۱۳ء

اشاعت دوم .... ذوالحج ۱۴۳۴ھ/ اکتوبر ۲۰۱۴ء

صفحات ۵۴۰

ہدیہ .... [illegible] روپے

ملنے کا پتا

محمد عبد الغفور سلیمانی

(0334-3506728)

عربی استاذ، گورنمنٹ تعمیر نو بوائز سیکنڈری اسکول نمبر۱، ناظم آباد نمبر۴، کراچی

بعد ازاں حضور غریب نواز قدس سرہٗ نے ارشاد فرمایا ہاں ہر شخص کے پڑھنے کی کوئی وجہ ضرور ہوتی ہے ورنہ اس علم (علمِ دین) سے کسی کو رغبت نہیں ہے اور ہر شخص انگریزی تعلیم کی طرف زیادہ مائل ہے۔ بعدہٗ آپ نے فرمایا علمِ دین کے حصول کی وجہ کسی کو نیک صحبت سے ہے اور کسی کو ماں باپ کی سختی اور جبر سے ہے۔ الغرض اس علم کے پڑھنے کا شوق اب کسی کو نہیں رہا اور فرمایا اس علم کا شوق و رغبت کسی کو کیسے ہو کیونکہ اس علم کے حصول کی غرض و غایت محض دین اسلام ہے اور اس علم سے حصولِ دنیا کی کوئی وجہ نظر نہیں آتی۔

بعد ازیں آپ نے فرمایا ابھی دو تین ملاّ (عالم دین) اس علاقے میں ہیں جب یہ فوت ہو جائیں گے پھر یہاں نماز کے مسائل جاننے والا کوئی نہیں ہوگا۔ کیونکہ اس علم (علمِ دین) کی آمد (تعلیم) بند (رُک) ہوگئی ہے۔ جس چیز کی آمد (پیداوار) بند ہو جائے آخرالامر نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ چیز دنیا میں ختم ہو جائے گی۔

بعد ازاں آپ نے ارشاد فرمایا کہ منقول ہے کہ ایک مرتبہ ملتان کے علاقہ میں نیل کی کاشت ہوئی جب پک کر تیار ہوگئی تمام کی تمام فروخت کر دی گئی حتیٰ کہ بیج بھی نہیں ملتا تھا آخر اس سال ملتان کے علاقے میں تخم نیل نایاب ہوگیا۔ چنانچہ ہندوستان سے تخم نیل منگوا کر کاشت ہوئی۔

القصہ: ہمچنیں از جہاں تخم علم برداشتہ شدہ است

یعنی اسی طرح دنیا سے علم اٹھالیا گیا ہے۔ پس مُلاّ از جہاں چگونہ کم نشوند (یعنی علماء دین دنیا سے کیسے کم نہ ہوں) بعدہٗ آپ نے فرمایا اب بھی بعض شہروں میں نماز کے مسائل جاننے اور بتانے والے کوئی نہیں ہیں۔

اہل منگڑوٹھہ قدیم الایام سے رافضی تھے:

آپ نے میاں محمد جان کی طرف متوجہ ہوکر پوچھا کہ منگڑوٹھہ میں ایک

حکایت کا فائدہ بخشا کہ حضرت صاحب رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ گزشتہ بعض وقتوں میں گڑگوجی میں ۱۲۰ افراد تہجد خوان تھے۔

بعدہٗ آپ نے فرمایا کہ محمد جان تم تو گڑگوجی جا چکے ہو کتنا شہر ہے یعنی بالکل چھوٹا سا شہر ہے۔ میاں محمد جان نے عرض کیا غریب نواز اب بھی گڑگوجی میں اتنا آبادی نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا ہاں اسی طرح ہے۔ بعدازاں آپ نے فرمایا ابھی تک کوہ (پہاڑ) محفوظ تھا مگر اب غیر محفوظ ہو جائے گا کیونکہ ان فرنگیوں نے کوہ میں چوکیاں بنائی ہیں، لہٰذا اب محفوظ نہیں رہے گا۔

حکایت:

دریں اثناء حضور غریب نواز قدس سرہٗ نے یہ حکایت بیان فرمائی کہ ساون مَل کی عادت تھی کہ چھ ماہ ملتان میں رہتا تین ماہ راوہ میں قیام کرتا تین ماہ قصبہ قریشی میں ٹھہرتا تھا یہ قصبہ قریشی دیرہ کے قریب ایک جگہ ہے تاکہ اس علاقہ کے حالات معلوم کرتا رہے۔ الغرض ایک مرتبہ ساون مَل قصبہ قریشی میں ٹھہرا ہوا تھا۔ اچانک خبر آئی کہ ساون مَل پہاڑ میں داخل ہو گیا ہے۔ حضرت صاحب رضی اللہ عنہ نے یہ خبر سنی تو پھر ہر روز پوچھتے تھے کہ وہ خبر کیسی ہے۔ آخر ایک دن خبر ملی کہ اہلِ کوہ (پہاری لوگ) غالب آگئے ہیں۔ ساون مَل کے گھوڑوں کا پیچھا کیا اور اسے پہاڑ میں داخل نہیں ہونے دیا پھر حضرت صاحب رضی اللہ عنہ بہت خوش وخرم ہوئے اور فرمایا کہ کوہی محفوظ ہیں

حضور غریب نواز قدس سرہٗ نے یہ حکایت بیان کر کے فرمایا اسی طرح ملتان اور ریاست بہاول پور سے دین اسلام کی نشانیاں مٹ گئیں اور مخلوق نیچری اور بدمذہب (بدعقیدہ) ہو گئی ہے اور مدارس میں پلیدی (انگریزی تعلیم) بڑھ گئی ہے۔ بعدہٗ آپ نے فرمایا، اس سے پہلے ان علاقوں میں حضرت صاحب

لطیفہ:

نہ فیض ڈیون گے ہن نہ فیض گھنن گئے ہن۔ ہک بادشاہ مرید
ہا نے اوندی دعوت تے گئے ہن۔

یعنی: نہ فیض دینے گئے تھے اور نہ ہی فیض لینے گئے تھے بلکہ وہاں ان کا ایک بادشاہ مرید تھا، اس کی دعوت پر گئے تھے۔

○ حضور غریب نواز قدس سرہٗ کو مسجد شریف سے والہانہ محبت تھی۔ اگرچہ آپ کے پاؤں اور گھٹنوں میں ہمیشہ دردِ نقرس رہتا تھا اور یہ درد آپ کو موروثی تھا جو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے لے کر حضرت ثانی کریم تک تمام مشائخ عظام کو یہ درد رہا ہے۔ کبھی کبھی یہ درد آپ کو شدید ہو جاتا تھا۔ شدتِ درد کے باوجود آپ مسجد شریف کی پاس داری کرتے تھے۔ نماز باجماعت مسجد میں ادا فرماتے تھے۔

○ حضور غریب نواز کو علم دین اور تدریس علم دین سے بہت محبت تھی معلمین اور متعلمین سے بہت زیادہ محبت کرتے تھے۔ مولوی خدا بخش جراح کو اس لیے دوست رکھتے تھے کہ وہ عالمِ دین ہے اور آپ کی اولاد کو تعلیم دی ہے۔ اس کے ضُعف اعتقاد کے باوجود اپنی چھوٹی اولاد کے لیے مولوی صاحب کو وصیت فرمائی تھی۔ مولوی غلام محی الدین صاحب کو توکل کی بنیاد پر دوست رکھتے تھے۔ آپ علم دین کا سبق پڑھانے والے ہر معلم کو دوست رکھتے تھے۔

○ حضور غریب نواز قدس سرہٗ ہر اسکول و کالج کو مطلقاً دشمن جانتے تھے۔ چاہے وہ انگریزی اسکول ہوتے چاہے مدرسہ اسلامیہ کے نام سے ہوتے۔ کیونکہ وہ بدعات سیئہ ہیں اور ان کی عادات و خصائل کو بھی دشمن جانتے تھے۔ مثلاً ان کا داڑھی منڈوانا اور مونچھیں بڑھانا، گھوڑے کی دُم کاٹنا اور لباس میں